آرٹیکل :- ظالمانہ ٹیکسز کا خاتمہ اور زکوٰۃ پر مبنی معاشی نظام جو غربت اور بے روزگاری کا خاتمہ کر دے

Date: Day:

پاکستان میں استحصالی نظام ٹیکس کا خاتمہ

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی
(علامہ محمد اقبال)

پرواز میں کوتاہی تو آ چکی، طائر لاہوتی بھول چکا اپنی بلند پروازی کو، اب بارے تو فقط اتنا کہ پیٹ کیسے بھرے گا؟ چمک دمک آنکھوں کو خیرہ کیسے کرے گی؟ کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اس کی ہوس و حرص کا شکار کون ہو گا؟ کیسے جیے گا؟ جیے گا بھی یا سسک سسک کر مر جائے گا؟

ٹیکس کسی بھی ملک کی معیشت کے لیے بنیادی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ عوامی فلاح و بہبود کا کوئی کام ہو یا ملک کے دفاعی اخراجات سب ٹیکس کے ہی مرہون منت ہوتے ہیں۔ جو کبھی بالواسطہ طریقے (ان ڈائریکٹ ٹیکس) تو کبھی بلاواسطہ طریقے سے اکٹھے کیے جاتے ہیں جس کی ذمہ داری فیڈرل بورڈ آف ریونیو پر عائد ہے۔ قانون کی بالادستی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ٹیکسز امیر و غریب اور کمزور و طاقتور سب پر واجب الادا ہوتے ہیں۔ لیکن ٹھہریے! یہاں ایک مملکت خداداد ایسی بھی ہے جو کمزور اتنی ہے کہ کسی امیر زادے کی 7-8 تک کچلی جانے والی انسانی جانوں کے قاتل کو کٹہرے میں کھڑا کرنے سے ڈرتی ہے لیکن وہاں قانون مضبوط اتنا ہے کہ کسی بااختیار جج کی الماری سے دو سیب چوری ہونے کی جواب طلبی کر لیتا ہے۔ جی ہاں، وہ مملکت خداداد غریب اتنی ہے کہ مائیں اپنے بچوں کو ساتھ لیے بھوک سے مارے خودکشی کر لیتی ہیں جبکہ امیر اتنی ہے کہ سیاستدان لاکھوں کے جوتے پہنے پارلیمنٹ ہاؤس میں تقریریں کر رہے ہوتے ہیں۔ جی ہاں اسلام کے نام پر بنائی گئی اس ریاست میں غریب کی گردن ٹیکسوں کے بوجھ تلے توڑ دی جاتی ہے تو وہی امیر سرمایہ داروں کو تعلقات کی بنا پر چھوٹ دے دی جاتی ہے۔

"یہ نظام (ٹیکس) تقسیم اسی لیے ہے کہ تمہارا مال تمہارے مالداروں تک ہی نہ گردش کرتا رہے۔"
(الحشر 7:59)

Date: ____________ Day: ____________

اسلام میں بھی ٹیکس کا نظام موجود ہے جو خلفاء راشدین
کے دور میں زکوٰۃ، عشر، خمس غنائم، خمس معاون، جزیہ
خراج اور ضوابع (لاوارث مال) کی صورت میں وصول کیے
جاتے تھے جس کا مقصد ریاست اسلامی کی حفاظت اور
دولت کا صحیح استعمال کرتے ہوئے اسکو معاشرے کے مستحقین
تک پہنچانا اور عوامی فلاح و بہبود کے کاموں میں استعمال
کرنا تھا۔ مقصد یہ واضح کرتا ہے ٹیکس عائد کرنے کا مقصد
دولت کو معاشرے کے طبقات تک گردش میں لانا ہے لیکن
میرے وطن عزیز میں تو یہ معاملہ ہی الٹ ہے یہاں غریب
کماتا ہے، امیر کھاتا ہے۔ غریب ٹیکس ادا کرتا ہے جبکہ
امیر معاف کرواتا ہے۔ غریبوں سے ڈنڈے کے زور پر ٹیکس
وصول کیے جاتے ہیں تاکہ اشرافیہ کی عیاشیاں برقرار رکھی
جاسکیں۔ یہاں ٹیکس کی یوں بہتات ہے کہ پینے کے
پانی سے لے کر گندم کی بوریوں تک ٹیکس ادا کرنا ضروری
ہے اور تو اور اب تو سینیٹری پیڈز پر بھی 40% ٹیکس لگ
چکا ہے۔ ٹرانسپورٹ کو دیکھا جائے تو چالان کے نام پر غریب
کی کمر توڑی جا رہی ہے۔ وہ ملک جہاں آدھی سے زیادہ آبادی
غربت کی لکیر سے نیچے زندگی جی رہی ہے، وہ ملک جہاں
لوگوں کو پینے کا صاف پانی اور روٹی تک میسر نہیں، جہاں ایک
کمانے والا اور دس کھانے والے ہیں، جہاں برین ڈرین کی
شرح سب سے زیادہ ہے، جہاں کا نوجوان بے روزگاری کے
ہاتھوں تنگ آکر خودکشی کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے، وہاں
وہاں اس ملک میں چالان کا ہدف بھی مقرر کیا جاتا ہے
جہاں چاہے صحت و تعلیم کا ہدف حاصل نہ ہو لیکن
چالان کا ہدف حاصل کرنا ملکی بقا کا مسئلہ بنا دیا جاتا ہے۔
جی جناب وہاں آٹھ گھنٹے کی محنت کے بعد پانچ سو روپے
کی مزدوری پانے والے مزدور سے بھی ہزار کا چالان کے
وصول کرنا کوئی عجیب کی بات نہیں۔ اپنے ملک کے ٹیلنٹ
کو نظر انداز کرتے ہوئے معمولی اشیاء بھی درآمد کرنا قابل
فخر سمجھا جاتا ہے۔ وہاں روزگار مہیا کر کے برین ڈرین
کی شرح کو کم کرنے کی بجائے ویزوں پر پابندی لگا دی

Date: ______ Day: ______

جاتی ہے۔ اس ملک کا نوجوان اشیائے خوردونوش سے لے کر تعلیمی اسناد کی تصدیق تک کبھی فیس کے نام پر تو کبھی ٹیکس کے نام اپنا خون نچڑواتا نظر آتا ہے۔

وہ ٹیکس جو پسینے سے ادا ہو عوام کے
وہی خزانے بھرتا ہے ظلم کے ایوان کے
(فیض احمد فیض)

پاکستان کا ٹیکس سسٹم ستر (70) سے زائد مختلف ٹیکسوں کا مجموعہ ہے جو پاکستان کی سینتیس (37) مختلف ایجنسیوں کی زیرِ نگرانی کام کرتا ہے۔ یہ وہ نظام ہے جو باقی بہت سے قوانین کی طرح انگریزوں سے وراثت میں ملا۔ اسکی ارتقائی اور موجودہ شکل کچھ یوں ہے:

Income Tax Act 1922
↳ Income Tax Ordinance 1979
↳ Income Tax Ordinance 2001
↳ Income Tax Rules 2002
↳ Statutory Regulatory Orders

اسکی (ٹیکس) کی اقسام کو دیکھا جائے تو یہ مختلف اشیا کے لیے مختلف انداز اور شرح کے حساب سے وصول کیا جاتا ہے۔ مثلاً انکم ٹیکس 45%، کارپوریٹ ٹیکس 29% اور سروس ٹیکس 4-8%۔
اسی طرح برآمدات پر انکم ٹیکس 1% جبکہ PSEB (Pakistan Software Export Board) سے رجسٹرڈ اشیا پر 0.25% وصول کیا جاتا ہے۔

ٹیکسیشن سسٹم کے درپیش چیلنجز:

i) پیچیدہ سسٹم:
ملکی ٹیکس بہت ہی پیچیدہ ہے جو کسی عام انسان کی سمجھ سے بالاتر ہے اور اسکی شفافیت کی راہ میں بھی رکاوٹ ہے۔

ii) ٹیکس۔ٹو۔جی ڈی پی تناسب کی کمی:
پاکستان کی ٹیکس۔ٹو۔ڈی جی پی تناسب کم رہتا ہے۔ حالیہ سالوں میں صرف ساڑھے نو فیصد رہا ہے جبکہ

Date: ________ Day: ________

پسماندہ ممالک میں یہ تناسب ہمیشہ ہی زیادہ رہتا ہے مثال
کے طور پر انڈیا میں ٹیکس ٹو جی ڈی پی تناسب سولہ فیصد
(16%) جبکہ بنگلا دیش کا 12% ہے۔ یہ ٹیکس اکٹھا کرنے
کی ناکامیوں کو ظاہر کرتی ہے اور سسٹم میں بہتری کی ضرورت بتاتی ہے۔

iii) ٹیکس فراڈ:-

یہ ٹیکس سے بچنے کے لیے غیر قانونی کوشش ہے جو
غیر قانونی دولت کو چھپانے کے لیے کی جاتی ہے۔ یہ کوشش رشوت
کو فروغ دیتی، پیداوار کو کم کرتی اور ٹیکس پالیسیوں کو غیر
موثر بناتی ہے۔

iv) تنخواہ دار طبقے پر بوجھ:-

پاکستان کا تنخواہ دار طبقہ اپنی استطاعت سے
زیادہ ادا کرتا ہے جبکہ ریٹیلرز اس سے بچ جاتا ہے۔ 2025 میں تنخواہ
دار طبقے نے 545 بلین جبکہ ریٹیلرز نے صرف 62 بلین کا ٹیکس
ادا کیا جبکہ ٹیکس ادا کرنے والوں کی تعداد دونوں طبقوں میں ہی
2-2.5 ملین افراد تھی۔

v) بدعنوانی:-

2002 کے سروے کے مطابق 256 جواب
دہندگان میں سے 99% بدعنوانی میں ملوث پائے گئے۔

vi) غیر منصفانہ رویہ:

جب ریاست عوام سے انصاف کے بدلے ٹیکس لے اور
بدلے میں ظلم دے تو وہ ٹیکس نہیں لوٹ مار ہوتی ہے۔

vii) سیاسی عدم استحکام:

پاکستان کا سیاسی عدم استحکام پاکستان کی
پالیسیز اور ترقی کی راہ میں حائل سب سے بڑی ~~[illegible]~~ وجوہات
میں سے ایک ہے۔ سیاسی چیلنجز کوئی بھی پالیسی ناکام
ہونے کی بنیادی وجہ ہیں کیونکہ ہر نیا آنے والا حکمران
اپنی انا کی تسکین اور ذہنی فوقیت ثابت کرنے کی
خاطر نئی پالیسیوں کو مرتب کرتا ہے اور پہلے سے جاری
شدہ منصوبے دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں۔

Day: ____________

Date: ____________

بنے ہیں اہلِ ہوس مدعی بھی منصف بھی
کسے وکیل کریں، کس سے منصفی چاہیں

بہتری کیسے لائی جا سکتی ہے؟

نہیں ہے ناامید اقبال اپنی کشتِ ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

- آسان طرزِ زندگی کو اپنایا جائے۔ سادگی کو اپنا شعار بنایا جائے۔ ملکی معیشت پر ایک بوجھ حکمران طبقے کی عیاشیوں کا بھی ہے۔ یہاں پر بہترین مثال حضرت عمرؓ کا طرزِ حکمرانی اور شعارِ زندگی ہے جو تین بر اعظموں پر حکومت کرنے کے باوجود پیوند لگے کپڑے پہنتے تھے۔ آج صدیوں بعد بھی لوگ انکے طرزِ حکمرانی کو یاد رکھتے ہیں تو ہم اپنے آباؤ اجداد کی روایات کو کیوں نہیں اپناتے؟ نمود و نمائش کو ٹھوکر مارتے ہوئے یہ اصول یاد رکھنا چاہیے کہ دنیا آپکے کردار کو یاد رکھتی ہے عیش و آرام کو نہیں۔

چھری کی دھار سے کٹتی نہیں چراغ کی لو
بدن کی موت سے کردار مر نہیں سکتا

- خود کار سسٹم (آٹومائزیشن) ٹیکس سسٹم میں کرپشن کو کنٹرول کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔ اس سسٹم کی مدد سے ٹیکس چوری کو روکا جا سکتا ہے اور یہ طریقہ بہت مددگار بھی ثابت ہوگا۔

- بینکنگ سسٹم کو بہتر کیا جائے۔ اسکو صحیح اسلامی اصولوں پر مرتب کیا جائے۔ بالخصوص "بے شک اللہ سود کو گھٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے"۔ اس آیت کی روشنی میں سود اور صدقے کا فرق عوام الناس کو بتا کر انہیں بہتر منزل کی طرف گامزن کیا جائے۔

- نظام ٹیکس کو مزید وسیع اور عام فہم بنایا جائے تاکہ ہر خاص و عام اس کی سمجھ رکھ سکے۔ غریب کی ہڈیوں پر امیر کی عمارت کھڑی کرنے کا اصول ~~[illegible]~~ جو ہم نے اپنایا ہوا ہے اسکو بدلنے کی اشد ضرورت ہے۔

- سود کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا جائے۔ اگر غریب بینک سے قرضہ لے تو اسکی ساری زندگی کی کمائی وہ قرضہ اتارنے پر ہی صرف ہو جاتی ہے۔ جسکی وجہ سے وہ غریب سے غریب تر ہو جاتا ہے حالانکہ قرآن میں واضح حکم آیا ہے۔

"اے ایمان والوں دوگنا اور چوگنا کر کے سود مت کھایا کرو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔"

(آل عمران)

اور خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا سود معاف فرما دیا تھا۔

- زکوٰۃ کا درست اور مضبوط نظام قائم رکھنا چاہیے۔ سب سے کم شرح اس اسلامی ٹیکس کی ہے جو کہ صرف اڑھائی فیصد ہے۔ اسکو مناسب چینل کے ذریعے مستحقین تک پہنچایا جائے اور بھکاریوں کو کڑی سزا دی جائے تاکہ ان کی ممانعت کی جائے اور جو واقعی مستحق ہوں اور مصارف زکوٰۃ جو کہ آٹھ ہیں
غربا مساکین عاملین غلام مسافر قرض دار
کی فہرست میں آتے ہیں انکو زکوٰۃ دی جائے اور پیشہ ور بھکاریوں کی مذمت کرتے ہوئے ان کو روزگار مہیا کیا جائے۔

"اور تو اس میں سے جو اللہ نے تجھے دے رکھا ہے آخرت کا گھر طلب کر اور دنیا سے بھی اپنا حصہ نہ بھول۔"

(القصص)

- جو سب سے اہم ہے کہ ہمیں جوابدہی کے ادارے مضبوط کرنے چاہیے بقول ؟

"جوابدہی کا اصل خوف، تبدیلی کا پہلا قدم ہے"

Date: ________ Day: ________

جوابدہی (اکاؤنٹیبلٹی) انسان کو اپنے فرائض ایمانداری سے ادا کرنے کے قابل بناتی ہے۔ جوابدہی کا احساس، گناہ کی لذت پر بھاری آنے لگتا ہے۔

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ۝

(الاسریٰ: 36)

اس آیت مبارکہ میں بھی جوابدہی کے متعلق خبردار کیا گیا ہے۔ لیکن پاکستان میں قانون نافذ کرنے والوں سے لے کر انصاف مہیا کرنے والے، سب کو ہی سیاست کی بھینٹ چڑھایا جاتا ہے۔ کرپشن ہر ادارے میں پھیل چکی ہے کیونکہ کسی کو ڈر ہی نہیں کہ کوئی اس سے جواب طلبی بھی کر سکتا ہے۔ سب عہدو نمائش اور زمینی خداؤں کو خوش کرنے کے لیے مصروف ہیں اور وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ بقول خواجہ حافظ شیرازی:

روز حشر، اُبر کہ را ہشیار تر
بہ کارش آید، شرمسار تر

"جو شخص دنیا میں زیادہ ہوشیار رہا وہ زیادہ شرمندہ و خفت زدہ ہوگا۔"

اسی طرح تمام سرکاری ملازمین کو بھی اپنے ہر فعل کے لیے پوچھ گچھ کی ہو اور صحیح و درست راستے پر چلنے والوں کو انعام اور بدعنوانی میں ملوث پائے گئے ملوث پائے گئے ملازمین کو برطرفی اور جرمانے کی سزا دی جائے تو ہماری حالت دنوں میں بدل سکتی ہے۔

سب سے آخر میں میں یہ کہنا چاہوں گی کہ ہمارے ہاں ایک اور اہم مسئلہ عوامی شعور کی کمی ہے۔ عوامی آگاہی کی مہمیں چلائی جائیں۔ لوگوں کو ٹیکس اور زکوٰۃ کی اہمیت سے آگاہ کیا جائے تاکہ ٹیکس چوری اور زکوٰۃ کی عدم ادائیگی جیسے مسائل پر قابو پایا جا سکے

سب سے آخر میں، جتنا جلدی ہو سکے ہمیں
ان سنہری اصولوں کو اپناتے ہوئے اپنی حالت زار کو
بدلا جائے تاکہ ہم ایک مثالی قوم بن سکیں جو
ایک مضبوط معیشت رکھتی ہو۔ زکوٰۃ کا وسیع نظام
ہو اور قوم کے نوجوانوں کو روزگار مہیا کیے جائیں
کیونکہ نوجوان ہی کسی قوم کا قیمتی سرمایا اور مستقبل
کی باگ ڈور سنبھالنے والے لیڈر ہوتے ہیں۔
اگر ابھی بھی ہم نے اپنی حالت بدلنے پر دھیان نہ دیا
تو پھر ہمیں یاد رکھنا ہوگا کہ:

ان اللہ لا یغیر ما بقوم، حتی یغیروا
ما بانفسهم

(13:11)

ع خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو خیال جسکو اپنی حالت آپ بدلنے کا

(تمت بالخیر)